خاندانی منصوبہ بندی کے حوالے سے شریعت کا حکم

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

خاندانی منصوبہ بندی کے حوالے سے رہنمائی فرمائیے گا کہ شریعت میں اس کی اجازت ہے؟ اور اگر اجازت ہے تو کون سا طریقہ اپنایا جائے؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

خاندانی منصوبہ بندی کے لیے آپریشن کروا کر بچہ دانی نکلوا دینا یا رگ کٹوا کر یا انجیکشن وغیرہ لگوا کر، الغرض کسی طریقے سے پیدائش کی صلاحیت مستقل طور پر ختم کرا دینا، ناجائز و حرام ہے؛ کیونکہ یہ مثلہ ہے یعنی اس میں اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنا ہے، جس کی حرمت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ! اگر کسی جائز معقول وجہ سے میاں بیوی عارضی طور پر بچوں کی پیدائش سے رکنا چاہیں، مثلاً پہلا بچہ چھوٹا ہے فوراً دوبارہ حمل ہونے سے اس کی صحت خراب ہوگی یا بیوی کی صحت اچھی نہیں ہے کہ جلدی جلدی بچے کی پیدائش سے اس کی صحت اور خراب ہو جائے گی تو اس کے لئے عارضی وقفے والا کوئی جائز طریقہ (انجکشن، گولیاں، کنڈم وغیرہ) درست عقیدے کے ساتھ (یعنی یہ عقیدہ رکھ کر کہ یہ دوائیاں محض اسباب ہیں، مؤثر حقیقی اللہ تعالی ہے، وہ چاہے تو دوائیوں وغیرہ کے بغیر بھی اولاد نہ ہو اور وہ چاہے تو دوائیاں وغیرہ استعمال کرنے کے باوجود اولاد ہو جائے) اختیار کیا جا سکتا ہے جبکہ اس سے ضرر نہ ہو۔ لیکن ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جو شرعاً جائز نہ ہو مثلاً بچہ دانی کے منہ پر رنگ لگوانا کہ اس میں بے پردگی ہوتی ہے جو کہ شرعاً جائز نہیں، البتہ! کسی عورت کا شوہر ڈاکٹر ہو اور وہ رنگ لگانا جانتا ہو تو اسے اپنی بیوی کو رنگ لگانے کی اجازت ہے۔

نیز یہ یاد رہے کہ! محض فقر و تنگدستی کے خوف سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ بلاشبہ ہر جاندار کو رزق دینے والا اللہ تعالی ہے، جب بچہ پیدا ہوگا تو وہ اس کا بھی رزق عطا فرما دے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ (القرآن، سورہ ھود، پارہ 12، آیت: 6)

مثلہ کے بارے بخاری شریف میں ہے "عن النبي صلى الله عليه وسلم: أنه نهى عن النهبة والمثلة" ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ما یکرہ من المثلہ۔۔۔، جلد 7، صفحہ 94، دار طوق النجاۃ)

پردے کے بارے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:﴿وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ ترجمہ: اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (پ18، سورۃ النور، آیت 31)

اس کے تحت تفسیر بغوی میں ہے "ويحفظن فروجهن، عما لا يحل، وقيل أيضا: يحفظن فروجهن يعني يسترنها حتى لا يراها أحد۔" ترجمہ: اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اس سے جس کے لئے (تم) حلال نہیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو کی ایک تفسیر یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ ان کو چھپاؤ تاکہ ان پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ (تفسیر بغوی، سورۃ النور، آیت 31، جلد3، صفحہ 402، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

صحیح مسلم کی حدیث ہے "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل ولا المرأة إلى عورة المرأة" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر، جلد1، صفحہ 266، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے "نظر المرأة إلى المرأة كنظر الرجل إلى الرجل" ترجمہ: عورت کے عورت کو دیکھنے کا وہی حکم ہیں جو مرد کے مرد کو دیکھنے کا ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن فیما یحل...إلخ، جلد5، صفحہ 327، دار الفکر، بیروت)

فتاوی بحر العلوم میں ہے "نس بندی کسی صورت جائز نہیں، یہ ناجائز و حرام ہے۔ البتہ ضبط تولید کے اور طریقے جیسے کنڈوم لگانے یا کھانے کی مانع حمل دوائیں صحیح عقیدہ کے ساتھ یعنی یہ عقیدہ رکھتے ہوئے یہ طریقے اسباب و علاج ہیں، موثر حقیقی اللہ تعالی ہے، جائز ہے۔" (فتاوی بحر العلوم، جلد02، صفحہ 608، شبیر برادرز، لاھور)

مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "آپریشن کر کے حمل کی صلاحیت کو ضائع کر دیا جائے تو یہ بھی ناجائز و حرام ہے اور مثلہ کے حکم میں ہے۔ مثلہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی عضو کو ضائع کر دینا۔ اس میں بھی رحم کو ضائع کر دیا جاتا ہے،

جو عضو کے ضائع کرنے کے حکم میں ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایسی دوائیں استعمال کی جائیں کہ جب تک دوا کا استعمال جاری رہے، حمل قرار نہیں پائے گا، اور جب دوا کا استعمال بند کردیا جائے، تو حمل قرار پاسکتا ہے، اس میں اگر کوئی معقول وجہ ہے، مثلاً پہلا بچہ چھوٹا ہے فوراً دوبارہ حمل ہونے سے اس کی صحت خراب ہوگی یا بیوی کی صحت اچھی نہیں ہے کہ جلدی جلدی بچے کی پیدائش سے اس کی صحت اور خراب ہوجائے گی تو ان دواؤں کا استعمال جائز ہے اور یہ بالکل عزل (شوہر مادہ منویہ کو باہر خارج کرے) کے حکم میں ہے اور یہ جائز ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد03، صفحہ126، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4134

تاریخ اجراء: 25صفر المظفر 1447ھ/20اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net